ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

بندوں کے حقوق

(Urdu)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

وَاللّٰہ! وہ سنتے ہیں

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مُقرّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: "فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اِس وَقْت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔" (مسند بزار ج ۴ ص ۲۵۴ حدیث ۱۴۲۵)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "ضیائے دُرُود و سلام" صفحہ نمبر 8 پر یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد اِرشاد فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قدر بختاوَر ہے کہ اُس کا نام مع ولدیت، بار گاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیش کیا جاتا ہے، یہاں یہ نکتہ بھی اِنْتہائی ایمان افروز ہے کہ قبرِ مُنَوَّر پر حاضر فرشتے کو اس قدر زیادہ قُوّتِ سماعت دی گئی ہے کہ وہ دُنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وَقْت کے اندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی اِنْتہائی دِھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے۔ جب خادِمِ دربار کی قُوَّتِ سماعت (یعنی سُننے کی طاقت) کا یہ حال ہے تو سرکارِ والا تبار، مکّے

مدینے کے تاجدار، محبوبِ پَروَرْدْ گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات کی کیا شان ہو گی! وہ کیوں نہ اپنے غُلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذْنِ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِجازت سے) اِن کی اِمدادیں فرمائیں گے! (ضیائے دُرُود و سلام، ص۸)

اور کوئی غَیب کیا تم سے نِہاں ہو بَھلا	جب نہ خُدا ہی چُھپا تم پہ کروڑوں دُرُود
میں قُرباں اِس اَدائے دَشت گیری پر مِرے آقا	مدد کو آگئے جب بھی پُکارا یارَسُولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللہَ، تُوبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَ لَوْ اٰيَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُقُوق دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک حُقُوقُ اللہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُقُوق اور دوسرا حُقُوقُ الْعِباد یعنی بندوں کے حُقُوق۔ حُقُوقُ اللہ تو ہم پر اس وجہ سے لازِم ہیں کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہیں، اس نے ہمیں پیدا فرمایا، وہی ہمارا خالق و مالک اور پالنے والا ہے، اِسی وجہ سے اس کے اَحکامات کی بجا آوری ہم پر لازِم ہے۔ لیکن بندوں کے حقوق کی ادائیگی ہم پر کیوں ضروری ہے؟ اس بات کا جواب دیتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسْلام، حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: انسان یا تو اکیلا رہتا ہے یا کسی کے ساتھ اور چونکہ انسان کا اپنے ہم جنس لوگوں کے ساتھ مَیل جول رکھے بغیر زِندگی گُزارنا مُشکل ہے، لہٰذا اس پر مل جُل کر رہنے کے آداب سیکھنا ضروری ہیں۔ چُنانچہ ہر اِختِلاط (میل جول) رکھنے والے (شخص) کے لیے مل جُل کر رہنے کے کچھ آداب

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

(حُقُوق) ہیں۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۶۹۹)

معلوم ہوا بندوں کے حقوق کے لازِم ہونے کا بُنیادی سبب تمام اِنْسانوں کا مل جُل کر ایک ساتھ رہنا ہے۔ آج کے بیان میں ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کے حقوق کی اَہمیّت کے مُتَعَلِّق مدنی پُھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے! اَوّلاً بندوں کے حُقوق کی اَہمیّت سے مُتَعَلِّق ایک عبرت آموز حکایت سُنتے ہیں، چُنانچہ

گیہوں کا ایک دانہ:

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "ظُلْم کا اَنْجام" صفحہ نمبر 13 پر یہ رِوایت نَقْل کرتے ہیں: ایک شَخْص کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پُوچھا: **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟** یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، لیکن حساب وکتاب ہوا، یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں بھی مجھ سے پُوچھ گچھ ہوئی، جس روز میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دُکان پر بیٹھا ہوا تھا، جب اِفطار کا وَقْت ہوا تو میں نے گیہوں کی ایک بوری میں سے گیہوں کا ایک دانہ اُٹھالیا اور اس کو توڑ کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دَم مجھے اِحساس ہوا کہ یہ دانہ میرا نہیں، چُنانچہ میں نے اُسے جہاں سے اُٹھایا تھا، فوراً اسی جگہ ڈال دیا اور (مجھ سے) اس کا بھی حساب لیا گیا، یہاں تک کہ اس پَرائے گیہوں کے توڑے جانے کے نُقصان کے بقدر میری نیکیاں مجھ سے لی گئیں۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح ج ۸ ص ۸۱۱، تحت الحدیث ۵۰۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب پَرائے گیہوں کے ایک معمولی سے دانے کو بلا اِجازت توڑنے کا اس قدر نُقصان ہے کہ مرنے کے بعد اس شخص کو نیکیاں دینی پڑ گئیں، تو ایک مُسلمان کے بُنیادی حُقُوق کو پامال کرڈالنا اور ان کی کچھ پروا نہ کرنا کس قدر نُقصان اور خَسارے کا سبب بن سکتا ہے، افسوس! صد افسوس! کہ ہمارے مُعاشرے میں ایک دوسرے کے حقوق کو بُری طرح پامال کیا جاتا ہے۔

3 پیسوں کے عوض 700 باجماعت نمازیں!

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مُعاشرے کی اس حالتِ زار پر کُڑھن کا اِظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اب صِرف گیہوں کا دانہ توڑنے یا کھاجانے ہی کی کہاں بات ہے۔ آج کل تو کئی لوگ بِغیر دعوت کے دُوسروں کے یہاں (پیٹ بھر کر) کھاناہی کھاڈالتے ہیں! حالانکہ بِغیر بُلائے کسی کی دعوت میں گُھس جاناشرعاً منع ہے۔ ابُو داوٗد شریف کی حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: ”جو بِغیر بُلائے گیا، وہ چور ہو کر گھسا اور غارتگری کر کے نکلا۔“ (سُنَنُ اَبِی داوٗد ج ۳ ص ۳۷۹ حدیث ۳۷۴۱) نیز آج کل قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کرلئے جاتے ہیں۔ ابھی تو یہ سب آسان لگ رہا ہو گا، لیکن قِیامت میں بہُت مہنگا پڑجائے گا۔ اے لوگوں کا قرضہ دَبا لینے والو! کان کھول کر سُنو! میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: ”جو دُنیا میں کسی کے تقریباً تین (3) پیسے دَین (یعنی قرض) دَبالے گا، بروزِ قِیامت اس کے بدلے سات سو (700) باجماعت نمازیں دینی پڑ جائیں گی۔“ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۵ ص ۶۹) جی ہاں! جو کسی کا قرضہ دَبالے، وہ ظالم ہے اور سخت نُقصان و خُسران میں ہے۔

حضرت سیِّدُنا سُلَیمان طَبرانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مجموعۂ حدیث ”طَبرانی“ میں نَقْل کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کا مفہوم ہے: ”ظالم کی نیکیاں مظلوم کو، مظلوم کے گُناہ ظالم کو دِلوائے جائیں گے۔“ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر ج ۴ ص ۱۴۸ حدیث ۳۹۶۹)

گُناہوں کے کھلے دفتر کھڑا ہوں آہ! میزاں پر
نہیں ہیں نیکیاں اب کیا کروں گا یا رَسُوْلَ اللہ
کرم فرما کہ ہو عطارؔ بھی اِس قول کا مِصداق
”تِری خاطر جیوں گا اور مَروں گا“ یا رَسُوْلَ اللہ

www.dawateislami.net

(وسائلِ بخشش، ص323، 325)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمہ وَقت جاری گناہوں کا میٹر!

حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''کیمیائے سعادت'' میں نَقْل کرتے ہیں: ''جو شَخْص قرض لیتا ہے اور یہ نِیَّت کرتا ہے کہ میں اچّھی طرح اَدا کردوں گا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حفاظت کیلئے چند فرِشتے مُقرَّر فرما دیتا ہے اور وہ دُعا کرتے ہیں کہ اس کا قرض اَدا ہو جائے۔'' (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ۶ ص ۴۰۹) اور اگر قرضدار قرض اَدا کرسکتا ہو تو قرض خواہ کی مَرضی کے بِغیر اگر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کریگا تو گنہگار ہو گا اور ظالم قرار پائے گا۔ خواہ روزے کی حالت میں ہو یا سورہا ہو، اس کے ذِمّے گُناہ لکھا جاتا رہے گا۔ (گویا ہر حال میں گُناہ کا میٹر چلتا رہے گا) اور ہر صُورت میں اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت پڑتی رہے گی۔ یہ گُناہ تو ایسا ہے کہ نیند کی حالت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر (مقروض) اپنا سامان بیچ کر قرض اَدا کرسکتا ہے، تب بھی کرنا پڑے گا، اگر ایسا نہیں کرے گا تو گنہگار ہے۔ اگر قرض کے بدلے ایسی چیز دے، جو قرض خواہ کو ناپسند ہو، تب بھی دینے والا گنہگار ہو گا اور جب تک اسے راضی نہیں کرے گا، اس ظُلم کے جُرم سے نَجات نہیں پائے گا، کیوں کہ اس کا یہ فعل کبیرہ گُناہوں میں سے ہے، مگر لوگ اسے معمولی خیال کرتے ہیں۔'' (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۶، از ظلم کا انجام، ص ۱۴)

مظلوم اور دُکھیارے فائدے میں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کی حق تَلَفی آخرت کیلئے بَہُت زِیادہ نُقصان دِہ ہے، حضرت سیِّدُنا شیخ ابُوطالب محمد بن علی مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''قُوْتُ الْقُلُوب'' میں فرماتے ہیں: ''زِیادہ تَر (اپنے نہیں بلکہ) دوسروں کے گُناہ ہی دوزخ میں داخِلے کا باعِث ہوں گے جو (حُقُوقُ العِباد تَلَف کرنے کے سبب) انسان پر

www.dawateislami.net

ڈال دیئے جائیں گے۔ نیز بے شُمار اَفراد (اپنی نیکیوں کے سبب نہیں بلکہ) دوسروں کی نیکیاں حاصِل کر کے جنَّت میں داخِل ہو جائیں گے۔" (قُوتُ القُلوب ج ۲ ص ۲۵۳) ظاہر ہے، دوسروں کی نیکیاں حاصل کرنے والے وہی ہوں گے، جن کی دُنیا میں دل آزاریاں اور حق تلفیاں ہوئی ہوں گی، یُوں بروزِ قیامت مظلوم اور دُکھیارے لوگ فائدے میں رہیں گے۔ (ظلم کا انجام، ص۱۷، ۱۸ ملتقطاً)

حقوقُ العباد! آہ! ہو گا مِرا کیا! | کرم مجھ پہ کر دے کرم یاالٰہی!
بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی | رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے | پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص110)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بندوں کے حقوق کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کے حقوق کا مُعاملہ واقعی بہت نازُک ہے، ہمیں اس بارے میں ہر وَقت مُحتاط رہنا چاہیے۔ اگر کبھی دانستہ یا نادانستہ طور پر کسی مسلمان کا حق تَلَف ہو جائے تو فوراً توبہ کرتے ہوئے صاحبِ حق سے مُعافی بھی مانگنی چاہیے۔ حُقُوقُ اللہ سچی توبہ سے مُعاف ہو جاتے ہیں، جبکہ بندوں کے حقوق میں توبہ کے ساتھ ساتھ جس کا حق مارا ہے، اس سے بھی مُعافی مانگنا ضروری ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: حق کسی قسم کا بھی ہو، جب تک صاحبِ حق مُعاف نہ کرے، مُعاف نہیں ہوتا، حُقُوقُ اللہ میں تو ظاہر (ہے) کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا دوسرا معاف کرنے والا کون ہو سکتا ہے کہ (قرآنِ پاک میں ہے) ﴿وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے۔ اور بندوں کے حقوق میں رَبّ تَعَالٰی نے یہی ضابطہ

www.dawateislami.net

مُقرّر فرما رکھا ہے کہ جب تک وہ بندہ مُعاف نہ کرے، مُعاف نہ ہوگا۔ اگرچہ مَولیٰ تَعَالٰی ہمارا اور ہمارے جان ومال و حُقُوق سب کا مالک ہے، اگر وہ بے ہماری مرضی کے، ہمارے حُقُوق جسے چاہے مُعاف فرمادے، تو بھی عین حق اور عدل ہے کہ ہم بھی اسی کے اور ہمارے حُقُوق بھی اسی کے مُقرّر فرمائے ہوئے ہیں، اگر وہ ہمارے خُون، مال اور عزت وغیرہا کو معصوم و محترم نہ کرتا تو ہمیں کوئی کیسا ہی آزار (تکلیف) پہنچاتا، کبھی ہمارے حق میں گرفتار نہ ہوتا۔ یُونہی اب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے، ہمارے حُقُوق معاف فرمادے کیونکہ وہی مالکِ حقیقی ہے، مگر اس کریم، رحیم عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت (ہے) کہ ہمارے حُقُوق کا اِختیار ہمارے ہاتھ (میں) رکھا ہے، بے ہمارے بخشے مُعاف ہو جانے کی شکل نہ رکھی، تاکہ کوئی مظلوم یہ نہ کہے کہ اے میرے مالک! مجھے میرا حق نہ ملا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۶۰، بتغیر قلیل)

حُقُوق دبانے والوں کے لیے جہنَّم ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کے حقوق اَدا کرنا نہایت ضروری ہیں، اس میں غفلت برتنا دِین و دُنیا کے نُقصان کا باعث ہے۔ ہمارے پیارے دِین نے بندوں کے حقوق کی اَدائیگی پر بہت تاکید کی ہے، بادشاہ ہو یا وزیر، امیر ہو یا فقیر، مالک ہو یا غلام، حُقُوق کی اَدائیگی کیلئے سب کو ایک ہی صَف میں کھڑا کر دیا اور جب کسی مسلمان پر دوسرے مسلمان کا حق ثابت ہو جائے، تو اُس حق کو اَدا کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ مگر افسوس! آج کل غفلت کا دَور دورہ ہے، جس طرح مسلمانوں کی ایک تعداد حُقُوقُ اللہ سے غافل ہوتی نظر آرہی ہے، اسی طرح مُعاشرے میں بندوں کے حقوق کو پامال کرنا بھی بہت عام ہوتا جا رہا ہے، مسلمان اپنے اَنْجام سے بے خوف ہوکر ظلم وزِیادتی کرنے، موبائل چھیننے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالَبہ کرنے اور ان کے مال وجائداد پر قبضہ کرنے، قرض دَبا لینے، چوری، ڈکیتی، قتل و غارتگری جیسے گُناہوں میں مُبتلا ہوکر دوسرے مُسلمانوں کے حُقُوق پامال کررہے ہیں۔ حالانکہ مسلمان کا حق دَبانا، اسے کسی بھی طرح سے ستانا، اس کا دل دُکھانا، حرام اور جہنَّم

www.dawateislami.net

میں لے جانے والا کام ہے۔ بِلاوجہ مسلمانوں کو ستانے کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿۱۰﴾ (پارہ:۳۰،البروج:۱۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مَردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنّم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب

حقوق پامال کرنا ظلم بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُسلمانوں کے حُقُوق کی پاسداری نہ کرنے ، انہیں ظُلم و سِتم کا نشانہ بنانے اور بِلاوجہ سَتانے والوں کو عذابِ نار کی وعید سُنائی ہے، اس لیے خُوب خُوب مُحتاط رہیے اور مُسلمانوں کو بِلاوجہ ڈرانے، دھمکانے اور ان کا حق دَبانے سے ہمیشہ باز رہیے۔ کسی سے نااِنصافی کرنا، اکیلے یا بھرے مجمع میں ذلیل کرنا، بے عزتی کرنا، گالیاں دینا، مارنا، پیٹنا اور ہر وہ کام کرنا، جس سے دوسرے کے حُقُوق پامال ہوں، حقیقتاً یہ بھی ظلم ہے۔

حضرت سید شریف جُرجانی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: کسی چیز کو اس کے علاوہ کہیں اور رکھ دینا ظلم ہے۔ (التعریفات للجرجانی، ص ۱۰۲) جبکہ شریعت میں ظُلم سے مُراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی کو بغیر قُصُور کے سزا دینا۔ (مرآۃ،۶/۶۶۹) یاد رکھئے ! ظُلم کا اَنجام بہت ہی بھیانک اور خطرناک ہے، ظالم شَخْص آخرت میں تو عذاب کا شکار ہوتا ہی ہے، لیکن بعض اَوقات ایسا شخص دُنیا میں بھی سخت حالات سے دوچار ہوتا ہے۔

حضرتِ ابُوموسیٰ اَشْعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالم کو مُہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ

www.dawateislami.net

ہُود کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ۝۱۰۲

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رَبّ کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر، بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے

(صحیح بخاری، ۳/۲۴۷، حدیث: ۴۶۸۶)

بندوں کے حقوق اور فرامینِ مُصطفٰے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں کئی مقامات پر بندوں کے حقوق کی اَہمیّت بیان کی گئی ہے، آیئے! ان میں سے چار (4) فرامینِ مُصطفٰے سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

1. مُسلمان کی سب چیزیں مُسلمان پر حرام ہیں، اس کا مال اور اس کی آبرو اور اس کا خُون۔ آدمی کو بُرائی سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ (ابو داود، ۴/۳۵۴، حدیث: ۴۸۸۲، غیبت کی تباہ کاریاں، ۱۰۱)
2. جس کے ذِمّے اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا ظُلم ہو، اسے لازِم ہے کہ قیامت کا دن آنے سے پہلے یہیں دنیا میں اس سے مُعافی مانگ لے، کیونکہ وہاں نہ دِینار ہوں گے اور نہ دِرْہم، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی، تو بقدَر اُس کے حق کے، اِس سے لے کر اُسے دی جائیں گی، ورنہ اُس (مظلوم) کے گناہ اِس (ظالم) پر رکھے جائیں گے۔

(بخاری، ۲/۱۲۸، حدیث: ۲۴۴۸ از غیبت کی تباہ کاریاں، ۲۹۴)

3. دفتر (رجسٹر) تین (3) ہیں، ایک دفتر میں اللہ تَعَالٰی کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تَعَالٰی کو کچھ پروا نہیں اور ایک دفتر میں اللہ تَعَالٰی کچھ نہ چھوڑے گا، وہ دفتر جس میں اَصلاً (بالکل)

www.dawateislami.net

معافی کی جگہ نہیں، وہ تو کفر ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وہ دفتر جس کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کچھ پروانہیں ، وہ بندے کا گناہ ہے، خالص اپنے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے مُعاملہ میں (کہ کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑدی، اللہ تعَالیٰ چاہے تو اسے مُعاف کردے اور دَرگُزر فرمائے) اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعَالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظُلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہونا ہے۔ (مستدرک، ۵/۷۹۴، حدیث:۸۷۵۷، از فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۶۰)

4. "تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کردوگے، حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔" (صَحِیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث: ۲۵۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے چار(4) اَحادیثِ مُبارَکہ سُنیں، ان میں بیان کردہ آخری حدیثِ مُبارَکہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے دُنیا میں لوگوں کے حُقُوق اَدا نہ کئے تو لاَمحالہ (یعنی ہر صورت میں) قِیامت میں اَدا کروگے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دُنیا ہی میں ادا کردو، ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ "مِراٰۃ شَرحِ مشکوۃ" میں ہے: "جانور اگرچِہ شرعی احکام کے مُکلَّف نہیں ہیں، مگر حُقُوقُ العِباد جانوروں کو بھی اَدا کرنے ہوں گے۔"

(مراٰۃ ج ۶ ص ۶۷۴ ملتقطاً، از ظلم کا انجام، ص ۹)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم
کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 76،77)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اللہ والوں کا خوفِ خدا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے اس کے نیک بندے، بندوں کے حقوق کے بظاہِر معمولی نظر آنے والے مُعاملات میں بھی ایسی اِحتیاط کرتے ہیں کہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سفر پر روانہ ہوتے وَقْت کسی نے دوسرے کو پہنچانے کے لیے خط پیش کیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اُونٹ کرائے پر لیا ہے، سواری والے سے اِجازت لینی ہو گی، کیونکہ میں نے اس کو سارا سامان دِکھا دیا ہے اور یہ خط زائد شے ہے۔ (ماخوزاحیاءالعلوم، ۱/۳۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حَقُّ الْعَبْد کی اَدائیگی کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! کہ اُونٹ والے کو سارا سامان دِکھانے کے بعد معمولی سے کاغذ کا وَزْن رکھنے کیلئے بھی اُونٹ والے سے اجازت لینے کا ذِہْن رکھتے ہیں تاکہ اس کی حق تَلَفی نہ ہو جائے۔

نیکیوں کے نام پر گُناہ مت کمائیں!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ساؤنڈ سسٹم پر بلند آواز سے اجتماعِ ذکر و نعت کرنے والوں کو بندوں کے حقوق کے مُتَعَلِّق اہم معاملات پر تَوَجُّہ دِلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: بعض بچّوں کی نیند کچی ہوتی ہے ان سے معمولی سی آواز بھی برداشت نہیں ہوتی، فوراً رونا شروع کر دیتے ہیں جس سے گھر والوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہوتا ہے، نیز گھروں میں ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جو بے چارے نیند کی گولیاں کھا کر بستر پر پڑے رہتے ہیں۔ طُلَبا کو صبح تعلیم گاہوں، اور دیگر اَفراد کو کام دھندوں پر جانا ہوتا ہے۔ ایسے میں اگر محلّے کے اندر "ساؤنڈ سسٹم" پر زور و شور سے مَحفل جاری ہو تو مجبوروں اور مریضوں کی سخت دل آزاری کا اِمکان رہتا ہے۔ اسپیکر کی کان پھاڑ ڈالنے والی آواز پر اِحتجاج کرنے والوں

کیلئے ایسی مثال دینا قطعاً مُناسِب نہیں ہے کہ "شادیوں میں بھی لوگ فلمی گیت زور و شور سے چلاتے ہیں، ان کو کوئی کیوں منع نہیں کرتا! ہم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء خوانی کرتے ہیں تو لوگوں کو تکلیف ہونے لگتی ہے۔" مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ کُھلا بُہتان ہے۔ کوئی مُسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو اُس کو ہرگز آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء خوانی سے تکلیف نہیں ہو سکتی۔ شکایت صرف اسپیکر کی آواز سے ہے۔ جس میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہم نعت خوانی کر رہے ہیں اور اس میں صرف "مزا" لینے کیلئے ساؤنڈ سسٹم لگا رکھا ہے اگر اس وجہ سے پڑوسی اَذِیّت پا رہے ہیں تو یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی خُوش نہیں (ہوں گے)۔ دو چار محلہ داروں سے اجازت لے لینا قطعاً ناکافی ہے۔ دُودھ پیتے بچوں، ان کی ماؤں اور دَردِ سر سے تڑپتے، بُخار میں تپتے اور بستروں پر بے چینی سے لوٹتے مریضوں سے کون اجازت لائے گا؟ نیز یہ بھی حقیقت ہے کہ فلمی گانوں کے شور سے بھی لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے مگر ڈر کے مارے صبر کر کے پڑے رہتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بندوں کے حقوق کی اَہمیّت سمجھنے اور ان کو بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

(حقوق العباد کی احتیاطیں، ص۱۸)

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدائے مدینہ کیسے لگائیں؟

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی بُزرگانِ دین کی پیروی کرنے والی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت ہیں،

www.dawateislami.net

آپ کا پاکیزہ کردار، اس پُرفِتن دَور میں ہمارے لیے مَشعَلِ راہ ہے، آپ بھی نہ صرف خُود بندوں کے حقوق سے مُتعلِق خاص اِحتیاط فرماتے ہیں بلکہ اپنے مُریدین و متعلقین کو بھی اس کی ترغیب کے مَدَنی پھولوں سے نوازتے رہتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے صدا لگا کر اُٹھانا "صدائے مدینہ" کہلاتا ہے اور یہ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام اور مدنی انعام بھی ہے۔

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وَقتاً فوقتاً اس کی ترغیب بھی دِلاتے رہتے ہیں اوراس سے بندوں کے حقوق تَلَف ہو جانے کے ڈر سے اس کی اِحتیاط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اذانِ فَجْر کے بعد بغیر میگا فون، دو، دو اسلامی بھائی صدائے مدینہ لگائیں۔ مگر اس بات کا خیال رکھئے کہ اتنی زور دار آوازیں نہ ہوں کہ مریضوں، بچوں اور جو اسلامی بہنیں گھر میں نماز میں مشغول ہوں یا پڑھ کر دوبارہ لیٹ گئی ہوں، ان کو تشویش ہو۔ درس و بیان کرنے، نعت شریف پڑھنے اور اسپیکر چلانے وغیرہ میں ہمیشہ نمازیوں، تلاوت کرنے والوں اور سونے والوں کی اِیذا رسانی سے بچنا شرعاً واجب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ظاہری عبادت سے خوش ہو رہے ہوں، مگر اس میں دوسروں کی پریشانی کا باعث بن کر حقیقت میں نَعُوْذُ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ گناہگار اور دوزخ کے حقدار بن رہے ہوں۔ (حقوق العباد کی احتیاطیں، ص۱۷)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بندوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے صدائے مدینہ لگانے کے مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کی، ہمیں بھی ان مدنی پھولوں پر عمل کرتے ہوئے اس مدنی کام یعنی "صدائے مدینہ لگانے" کی ترکیب کرنی چاہیے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانا چاہیے۔ فی زمانہ مُسلمان دِین سے بہت دُور ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک تعداد ایسی ہے کہ جو دُنیوی معاملات میں اس قدر مصروف ہو چکی ہے کہ اِنہیں آخرت کی تیاری کے لیے فکر تک نہیں، سُنّتیں اور نوافل پڑھنا تو دُور

www.dawateislami.net

،اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے ہماری مساجد ویران ہو کر رہ گئی ہیں، ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اسی عزم کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنا یقیناً سَعادَت سے کم نہیں ہے۔ اس لیے کوشش کیجئے اور مدنی انعام 35 پر عمل کرتے ہوئے صدائے مدینہ لگایئے اور مساجد کی آباد کاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ آیئے! سُنتے ہیں کہ مدنی انعام نمبر 35 کیا ہے:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 35 میں اِرشاد فرماتے ہیں: "کیا آج آپ نے **صدائے مدینہ** لگائی؟ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فجر کے لیے مسلمانوں کو جگانا صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے)"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے اَسلاف بھی مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگایا کرتے تھے، مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُ المؤمنین حَضْرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیْف لاتے، راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا، تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳) ہمیں بھی چاہیے کہ بالخصوص نمازِ فجر میں صدائے مدینہ لگائیں اور دیگر نمازوں میں بھی اپنے گھر والوں، رشتہ داروں اور گلی بازاروں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں پر اِنْفرادی کوشش کرکے نماز کیلئے مسجد میں ساتھ لیتے جائیں، ہو سکتا ہے کہ ہماری اِنْفرادی کوشش سے کوئی پکا نمازی بن جائے اور ہمارے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بے نمازی، نمازی بن گیا

سردار آباد (فیصل آباد، پنجاب پاکستان) کے ہجویری ٹاؤن، محلہ بلال گنج میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

میں ایک ماڈرن، کلین شیوڈ، فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا میرا محبوب مشغلہ تھا، پانچ وقت کی نماز تو کیا جمعہ پڑھنے سے بھی محروم رہتا۔ ایک دن کسی عزیز کے گھر جانا ہوا، وہاں بیٹھے بیٹھے اچانک میری نظر الماری میں رکھی ایک اسلامی کتاب پر پڑی، میں نے وہ کتاب اٹھائی اور پڑھنا شروع کر دی۔ **کتاب بہت اچھی تھی اس لئے میرے دل میں دینی کتب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا،** چنانچہ میں نے اپنے دوست سے مطالعے کیلئے کچھ کتابیں مانگیں، اس نے مجھے قبر و آخرت کے متعلق امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے چند رسائل دیئے۔ جب میں نے ان رسائل کا مطالعہ کیا تو مجھ پر رِقّت طاری ہو گئی، میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس بات کا احساس ہوا کہ میں اب تک غفلت کی زندگی گزار رہا تھا۔ اسی وقت **میں نے سچے دل سے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی، نمازی بن گیا۔** دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھی حاضر ہونے لگا۔ چہرے کو داڑھی مبارک اور سر کو عمامہ شریف سے سجالیا اور دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (کالے بچھو کا خوف:۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت کا اندازِ تربیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قُربان جایئے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی مدنی سوچ پر کہ ایک مدنی مذاکرے میں بندوں کے حقوق کے بارے میں عاشقانِ رسول کی مدنی تربیت کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: **"ماں باپ اور بچوں کی حق تلفی نہ ہو، کسی قسم کا گناہ نہ کرنا پڑے تو 12 ماہ کا سفر ضرور کیجئے"۔** مرحبا! مدنی تربیت کا کیسا پیارا انداز ہے کہ عاشقانِ رسول کو 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب بھی اِرشاد فرمائی جارہی ہے، ساتھ ہی ساتھ یہ بھی مدنی ذہن دِیا جارہا ہے کہ شریعت کا دامن ہاتھ سے نہ چھُوٹے، تنظیمی کام بھی کرنا ہے تو اُس میں بھی حقوق العباد کا خیال رکھنا ہو گا، رِضائے اِلٰہی کو ہر حال میں پیشِ نظر رکھنا ہو گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی مذاکرہ کثیر علمِ دین سیکھنے کا بہترین و آسان ذریعہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰه

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ! ہر ہفتے کثیر عاشقانِ رسول اجتماعی طور پر شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بھی علمِ دین میں اِضافہ ہو، حقوق العباد سے متعلق دِینی معلومات کا لازوال خزانہ ہمارے ہاتھ بھی آجائے، وہ کون سا طریقہ ہے کہ جس کے مطابق ہم اِسلامی زندگی گزارنے کا انداز سیکھ سکیں تو آیئے! ہاتھوں ہاتھ اس نیّت کا اِظہار کرتے ہیں کہ آیندہ ہم بھی باقاعدگی کے ساتھ، اوّل تا آخر مدنی مذاکروں میں اپنی حاضری کو یقینی بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کے حقوق میں یُوں تو تمام ہی لوگوں کے حُقُوق اَہمیّت کے حامل ہیں اور سب کی اَدائیگی بھی ضروری ہے، لیکن ان میں سب سے اَہم رشتہ داروں کے حُقُوق ہیں، جب ایک عام مُسلمان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے اور اس کے حُقُوق اَدا کرنے کی ترغیب ہے، تو وہ اَفراد جن کے ساتھ خُون کے رشتے ہوں، ان سے تو حُسنِ سُلُوک کرنے اور ان کے حُقُوق اَدا کرنے کی اَہمیّت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دِینِ اسلام نے ہمیں صِلۂ رحمی کی ترغیب دِلائی ہے۔ صِلۂ رحمی کا مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیزوں اور رشتے داروں سے اچھا سُلُوک کرنا۔ (فیروز اللغات، ۹۱۶)

حدیثِ پاک میں ہے کہ بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک قوم کی وجہ سے دُنیا کو آباد رکھا ہے اور ان کی وجہ سے مال میں اِضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے، ان کی طرف ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیسے؟ اِرشاد فرمایا: ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلُّق جوڑنے کی وجہ سے۔ (المعجم الکبیر، رقم: ۱۲۵۵۶، ۱۲/۶۷)

صِلۂ رحمی کے سب سے زیادہ حق دار والدین اور بہن بھائی ہوتے ہیں، ان کے بعد حسبِ مَراتب دیگر رشتہ دار صِلۂ رحمی کے مُسْتَحِق ہیں۔ رشتہ داروں کے ساتھ صِلۂ رحمی کرنا اُن کا حق ہے، قرآنِ

www.dawateislami.net

پاک اوراَحادیثِ مُبارَکہ میں اس کی بہت ترغیب دِلائی گئی ہے اور ”ساری اُمّت کا اس پر اِتفاق ہے کہ صِلۂ رحم واجب ہے اور قَطعِ رحم حرام ہے“۔(بہارِ شریعت ۳/۵۵۸)

ملازمین سے شفقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے رِشتہ داروں سے صِلۂ رحمی کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کے حُقُوق کا بھی خاص خیال رکھئے، خاص طور پر اپنے ملازمین کے حُقُوق کی ادائیگی میں ہرگز کوتاہی نہیں کرنی چاہیے، عُمُوماً بعض لوگ چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر اپنے ملازمین کو ذلیل کرتے، گالیاں دیتے اور بعض نادان تو مار پیٹ پر اُتر آتے ہیں، ایسے افراد اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: خادموں سے بُرا سُلُوک کرنے والا جنّت میں داخل نہ ہو گا۔(مسندِ احمد، مسند ابی بکر صدیق، ۱/۲۰، حدیث:۱۳، ملخصاً) ملازمین سے ہمیشہ شفقت سے پیش آیئے اور جتنا ہو سکے ان کی خطاؤں کو درگزر کیجئے کہ جو دوسروں پر رحم کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس پر رحم فرماتا ہے، نیز ان کے حقوق کا خاص خیال رکھتے ہوئے حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا، انہیں حقیر نہ جاننا، تیز مزاجی اور گالی گلوچ سے باز رہنا، مُقَرَّرہ وَقْت پر ان کو اُجرت دینا، اُجرت میں بِلا اِجازتِ شرعی کمی نہ کرنا، بیماری میں ان کی عیادت کرنا، ممکن ہو تو علاج مُعالجے میں ان کی مدد کرنا وغیرہ، ان باتوں کا بھی خیال رکھنا، ہم پر اَخلاقی طور پر ضروری ہے۔

مجلس علاج کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس میں ہزاروں اَجیر (مُلازمین) مختلف شُعبہ جات کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے شعبہ ”مجلسِ طِبّی علاج“ کے تحت کئی مَقامات پر محدود

www.dawateislami.net

پیمانے پر شِفاخانے قائم ہیں، جہاں بیمار طَلَبہ اور مدنی عملے کا مُفت عِلاج کیا جاتا ہے۔ مجلسِ علاج کے تحت قائم شفاخانوں میں ضرورتاً مریضوں کو داخل بھی کر لیا جاتا ہے اور حسبِ ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔اس مجلس کے قیام کا مَقْصَد اجیر اسلامی بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی ہے۔ اگر ہم میں سے بھی کوئی ایسا ہے کہ جس کے تحت مُلازمین ہیں، تو ان سے حُسنِ سُلُوک سے پیش آیئے اور آخرت کے لیے نیکیوں کا ذَخیرہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شاگردوں سے شفقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح سیٹھ کو اپنے مُلازِم سے مَحَبَّت و شفقت سے پیش آنا چاہیے اسی طرح اَساتذہ کو بھی اپنے شاگردوں سے مَحَبَّت و شَفْقَت کا برتاؤ کرنا چاہیے، بات بات پر جھاڑنے اور ڈانٹنے سے دِلوں میں عارضی ہیبت تو بیٹھ جاتی ہے، مگر شاگرد کے دل سے اُستاد کی تعظیم اور اس کی عزت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے، اس لیے ایک اُستاد کو چاہیے کہ اپنے طلبہ کو اپنی اَولاد کی طرح سمجھے، ان کی غم خواری کرے، بیمار ہونے پر ان کی عیادت کرے،ان کی جائز ضروریات و مسائل کے حل کیلئے کوشش کرے، کامیابی پر ان کی حوصلہ اَفزائی کرے اور ناکامی پر ان کی حوصلہ شکنی کرنے کے بجائے مزید محنت اور لگن سے پڑھنے کی ترغیب دلائے،ان میں خوفِ خدا و عشقِ مُصطَفٰے پیدا کرنے کی کوشش کرے، قول سے زیادہ اپنے عمل سے ان کی مدنی تربیت کرے نیز وَقتاً فوقتاً انہیں عِلْمِ دین کے فضائل بتا کر ان کے شوق کو بڑھاتا رہے۔خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں اپنے آپ کو مصروف رکھے اوراپنے طلبہ کو بھی دورانِ طالبعلمی مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا مدنی ذہن دیتا رہے،امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرے میں طَلَبۂ کرام

www.dawateislami.net

کو دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے کے حوالے سے قیمتی مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں ❀علم کا ایک شعبہ تجربہ ہے، اِس میں زِیادہ ماہِر وہ ہے جو دورانِ درسِ نظامی مدنی کام کرتا رہے گا ❀جس نے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے ہوئے درسِ نظامی کیا، وہ گھر میں مدنی ماحول بنانے میں کامیاب ہو جائے گا❀

ایک اُستاد مجلس کے طے شدہ جدول کے مطابق خود بھی مدنی قافلوں کا مسافر بنتا رہے اور اپنے طلبہ کو بھی مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دِلاتا رہے، اس انداز سے اگر عملی طور پر مدنی کاموں میں شرکت ہوتی رہی تو دعوتِ اسلامی کا مدنی کام بڑی تیزی کے ساتھ جانبِ مدینہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

کمزوروں اور غریبوں سے شفقت

اسی طرح غریبوں، ناداروں اور مسکینوں سے بھی ہر مُسلمان کو حُسنِ سُلوک سے پیش آنا چاہیے، ان کی مُشکل میں مدد کرنے کے ساتھ ساتھ ممکن ہو تو مُستقل، ان کے اَخراجات بھی اُٹھانے چاہییں اور ہمیشہ ان سے شفقت و پیار کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ منقول ہے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا مانگا کرتے: **اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں موت عطا فرما اور بروزِ قیامت مجھے مسکینوں کے زُمرے میں اُٹھا۔ (سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فقراء المھاجرین... الخ، ۴/۱۵۷، الحدیث: ۲۳۵۹)

چھوٹے بہن بھائیوں سے شفقت

اسی طرح بڑے بہن بھائیوں کو چھوٹوں کے حُقُوق اَدا کرتے ہوئے، ان پر شفقت کرنی چاہیے والِدَین کی وفات کے بعد چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کرنا، ان کی اَچّھی تربِیَت کرنا، ان کی ضروریاتِ زندگی کو پُورا کرنا اور ہر مُشکِل گھڑی میں ان کا ساتھ دینا اور جتنا ہو سکے ان کی حاجت رَوائی و دِلداری

www.dawateislami.net

کرنا، والِدَین کی حیات میں بھی ان سے شَفْقت و مَحبَّت سے پیش آنا، غیبت، چُغلی، بد گُمانی اور حسد عام مُسلمان سے حرام ہے، تو ان سے بدرجۂ اَولیٰ ناجائز ہے، بتَقاضائے بشریت ان سے سرزد ہونے والی خطاؤں کو مُعاف کرنا اور ہمیشہ ان سے نرمی کا برتاؤ کرنا۔

حُقُوقُ العباد کی ادائیگی کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کے حقوق کی اَدائیگی سے دُنیا وآخرت میں کثیر فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اس کو ترک کرنا دنیا وآخرت میں بے شُمار نُقصانات کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کی اَدائیگی سے اِنْسان کو ذِہنی و قلبی سُکون ملتا اور یُوں بندہ بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

* بندوں کے حقوق کی اَدائیگی سے ہر شخص کو اس کا حق ملنا شروع ہو جاتا ہے، جس سے مُعاشرے میں امن وسکون عام ہوتا اور لڑائی جھگڑوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
* لوگوں کے حُقُوق ادا کرنے والا شَخْص ان کے درمیان عزت، وقار اور پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔
* حُقُوق کی اَدائیگی سے آپس کی محبتوں کو فروغ ملتا ہے، جس سے رِشتے مضبوط ہوتے ہیں۔
* اَدائیگیِ حُقُوق سے بندوں کے حقوق کی پامالی پر ملنے والے گُناہوں سے بچت ہوتی ہے۔
* ان گُناہوں کے سبب ہونے والے عذاب سے بھی چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے۔
* بندوں کے حقوق کی اَدائیگی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔

گو یہ بندہ نکمّا ہے بیکار   اِس سے لے فضل سے ربِّ غفّار
کام وہ جس میں تیری رِضا ہے   یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص138)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بندوں کے حقوق ترک کرنے کے نقصانات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہم نے بندوں کے حقوق کی اَدائیگی سے دُنیاو آخرت میں حاصل ہونے والے چند فوائد سُنے، اِسی طرح بندوں کے حقوق ترک کرنے کی وجہ سے جو نقصانات ہو سکتے ہیں، آیئے! اس حوالے سے بھی کچھ سُنتے ہیں:

- بندوں کے حقوق اَدا نہ کرنے سے بندہ دوسروں کی دل آزاری جیسے کبیرہ گُناہ میں مُبتلا ہو سکتا ہے۔
- یہی دل آزاری حسد، کینے، بُغْض اور دُشمنی جیسے کئی گُناہوں پر اُبھار سکتی ہے۔
- ان گُناہوں میں پڑنے کے سبب غیبتوں، چغلیوں، تہمتوں، بدگمانیوں اور کئی کبیرہ گُناہوں کا دروازہ کھلتا ہے۔یُوں بندوں کے حقوق کو ترک کرنا گویا کئی گُناہوں کا سبب بن سکتا ہے۔
- جن کے حُقُوق تَلَف کیے، انہیں راضی کرنے کیلئے بروزِ قیامت اپنی نیکیاں بھی دینی پڑ سکتی ہیں۔
- نیکیاں نہ ہونے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اُٹھانا پڑے گا اور یُوں جنَّت سے محروم ہونے پر عبرتناک اَنجام سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔
- دوسروں کے حُقُوق ضائع کرنے والے شَخْص سے لوگ نفرت کرتے اور بیزار رہتے ہیں۔

بندوں کے حقوق اَدا کرنے کے طریقے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو چیز جس قدر اَہم ہو، اس کے حُصُول کے لیے بھی اتنی ہی کوشش کی جاتی ہے، اگر مسلمان بندوں کے حقوق کی اَدائیگی کریں، تو اس سے دنیاو آخرت سنور سکتی ہے

www.dawateislami.net

اور اس کی اَدائیگی میں کوتاہی سے کام لیا تو دُنیا و آخرت دونوں ہی برباد ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا کسی بھی ذی شعور شَخْص سے اس کی اَہمیَّت ڈھکی چُھپی نہیں۔ بندوں کے حقوق کا خیال رکھنے، بندوں کے حقوق اَدا کرنے کی عادت کس طرح بنائی جائے؟ آیئے! اس کے چند طریقے بھی سُنتے ہیں۔

حقوق کا علم حاصل کیجئے!

(1)...سب سے پہلے بندوں کے حقوق کا علم حاصل کرنا ہو گا، کسی بھی چیز کی صحیح معلومات کے بغیر اس پر عمل پیرا ہونا تقریباً ناممکن ہوتا ہے، افسوس! ہمارے مُعاشرے کی اکثریت چونکہ بندوں کے حقوق سے ہی ناواقف ہے، تو ان کی اَدائیگی سے بھی کوسوں دُور ہے۔ بندوں کے حقوق کے مُتَعَلِّق تفصیلی معلومات کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتب "اِحْیاءُ العُلُوم جلد 2 صفحہ 626 تا 789" "والدین، زَوجین اور اَساتذہ کے حقوق"، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "ظُلْم کا اَنْجام" اور مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ، تذکرہ امیرِ اہلسنّت (قسط 6) "حقوق العباد کی احتیاطیں" کا مُطالعہ بہت مُفید رہے گا۔

ہمیشہ مثبت سوچیے!

(2) کسی کے بارے میں مَنْفی سوچ کو دِل و دِماغ میں جگہ دینے اور اس کے ناپسندیدہ اَوصاف یاد رکرنے کے بجائے مثبت سوچ قائم کیجئے اور اس کے اچھے اوصاف کو یاد رکھئے۔

منقول ہے کہ ایک شَخْص اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے لئے حَضرتِ سَیِّدُنا عمرِ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچا، دروازے پر پہنچ کر اس نے اَمِیْرُ المؤمنین کی زوجہ کی بلند آواز سے گفتگو سُنی، وہ یہ کہتے ہوئے لوٹ گیا کہ اَمِیْرُ المؤمنین تو خود اس مسئلے کا شکار ہیں، بعد میں اَمِیْرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے بُلوا کر آنے (اور پھر لوٹ جانے) کی وجہ پوچھی، اس نے مکمل واقعہ عرض کیا تو حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بیوی کے چند حُقُوق کے سبب میں اس سے دَرْ گُزر کرتا ہوں، (1)

وہ مجھے جہنَّم سے بچانے کا ذریعہ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام کی خواہش سے بچا رہتا ہے (2) میری گھر سے غیر موجودگی میں وہ میرے مال کی حفاظت کرتی ہے (3) میرے کپڑے دھوتی ہے (4) میرے بچوں کی پرورش کرتی ہے (5) میرے لئے کھانا پکاتی ہے۔ اس نے کہا یہ اَوصاف تو میری بیوی میں بھی موجود ہیں، لہٰذا اب میں بھی اس سے دَرگُزر کِیا کروں گا۔ (تنبیه الغافلین، باب حق المراة علی الزوج، ص ۲۸۰ ملخصاً)

احساسِ ذمہ داری پیدا کیجئے!

(3)...اپنے اندر احساسِ ذِمّہ داری پیدا کیجئے اور بندوں کے حقوق کو بھی اپنی ذِمّہ داری سمجھئے، بندوں کے حقوق اَدا کرنا بھی ہر مُسلمان کی ذِمّہ داری ہی ہے۔ ہمارے اَسلاف بھی اسے اپنی ذِمّہ داری سمجھتے اور اسی سوچ میں کُڑھتے رہتے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی زوجہ کا بیان ہے کہ جب انہیں مرتبۂ خلافت پر فائز کیا گیا تو گھر آکر مصلے پر بیٹھ کر رونے لگے، یہاں تک کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی، میرے پوچھنے پر اِرْشاد فرمایا: میری گردن پر اُمّتِ سرکار کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے، جب میں بُھوکے فقیروں، مریضوں، مُسافروں، بُوڑھوں، بچوں، اَلْغَرَض! تمام دُنیا کے مُصیبت زَدوں کی خبر گیری کے مُتَعَلِّق سوچتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں ان کے مُتَعَلِّق الله عَزَّوَجَلَّ بازپُرس نہ فرمائے اور مجھ سے جواب نہ بن پڑے، بس اس بھاری ذِمّہ داری کا اِحساس اور اسی کی فکر مجھے رُلا رہی ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۹)

نیکیوں پر حریص بن جائیے!

(4)...بندوں کے حقوق کی اَدائیگی اپنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مال و دولت کی حرص کو چھوڑ کر نیکیوں پر خُود کو حریص بنانے کی کوشش کی جائے، ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری کون سی نیکی الله عَزَّوَجَلَّ کی دائمی رِضا کا سبب بن جائے، اس لیے چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی نہ چھوڑی جائے، لوگوں سے اچھا سُلوک

کرنے کے فضائل پڑھے جائیں اور ثواب کی نیّت سے بندوں کے حقوق کی اَدائیگی پر کمر بستہ رہا جائے۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: لوگوں سے اچھا سُلوک کرنا صدقہ ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب مداراۃ الناس ومن لا یومن شرہ، ج ۸، رقم ۱۲۶۳۰، ص ۳۸)

خوفِ خدا کا جام پیجئے!

(5)... بندوں کے حقوق کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر اچھے اَوصاف کو اَپنانے اور بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانے کا ایک اَہم ذریعہ خوفِ خدا بھی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو الحسن ضریر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی شخص کی سعادت مندی کی علامت یہ ہے کہ اسے بد بختی کا خوف لاحِق رہے، کیونکہ خوفِ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور بندے کے درمیان لگام ہے، جب کسی بندے کی لگام ٹُوٹ جائے تو وہ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۱۹۹) لہٰذا اس نعمتِ عظمٰی کے حُصول کی کوشش کی جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بندوں کے حقوق کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر نیک کام بھی ہماری زندگی کا حصہ بن جائیں گے۔

خوفِ خدا پیدا کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں خوفِ خدا کی شمع جَلانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اپنانا بھی ہے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا بھی انسان کے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ایسی صحبت پانے کیلئے اپنے شہر میں ہر جمعرات کو ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کو معمول بنایئے، عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اختیار کیجئے، ہفتہ وار مدنی مُذاکرے میں شرکت اور مدنی انعامات پر عمل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اپنی آخرت بہتر بنانے کی

www.dawateislami.net

فکر پیدا ہوگی اور آئندہ پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِضائے اِلٰہی، حصولِ ثوابِ اوردِیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ وقتاً فوقتاً ماں باپ، بہن بھائیوں، رِشتہ داروں، دوستوں، عزیزو اقرباء، اُستاد و شاگرد ، سیٹھ و مُلازم، نگران وماتحت وغیرہ سے مُعافی تلافی کا سلسلہ ہوتا رہنا چاہیے۔ بعض اوقات نفس معافی مانگنے کی طرف آسانی سے مائل نہیں ہوتا، بلکہ یہ ذہن ہوتا ہے کہ میں تو معافی میں پہل نہیں کروں گا، وہ مجھ سے معافی مانگے گا تو میں مُعاف کردوں گا، میں خود معافی نہیں مانگوں گا۔ قربان جایئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عظیم شخصیّت پر کہ بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ مدنی چینل پر براہِ راست(Live) لاکھوں عاشقانِ رسول سے معافی مانگ رہے ہوتے ہیں کہ میری وجہ سے اگر کسی کا بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا بھی کوئی حق تلف ہوا ہو، تو رِضائے اِلٰہی کے لیے مجھے معاف کردیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے، ایک دُوسرے سے معافی مانگنے کا کیسا پیارا انداز سکھایا جا رہا ہے، کیسی مدنی سوچ دی جا رہی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اس پیاری ادا کو بھی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا،

- بندوں کے حقوق اَدا کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کا باعث ہے اور انہیں تَلَف کرنا، ان کی ناراضی کا سبب ہے۔

www.dawateislami.net

- بندوں کے حقوق تَلَف کرنا جہنَّم کا مُستَحِق بننے کے ساتھ ساتھ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سخت پکڑ میں گرفتار کرواسکتا ہے۔
- بندوں کے حقوق اگر دُنیا میں اَدا نہ کیے تو قیامت میں اَدا کرنے ہوں گے، یہاں مال سے اَدا کر سکتے ہیں، جبکہ وہاں اعمال سے اَدا کرنے ہوں گے۔
- وہ اَفْراد جو ہمارے ماتحت ہوں، جیسے ہمارے مُلازم، چھوٹے بہن بھائی وغیرہ، ان کے حُقُوق کا بالخصوص خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ عُموماً ایسے ہی لوگوں کے حُقُوق تلَف کیے جاتے ہیں۔
- بندوں کے حقوق کی صحیح ادائیگی کے لیے اس کا علم سیکھنا بھی بے حد ضروری ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور ناخن کاٹنے کے چند آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

ناخن کاٹنے کے آداب:

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے ناخُن کاٹنے

www.dawateislami.net

کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں: (1) جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّ مُختار ج ۹ ص ۶۶۸) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولیٰنا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار ج ۹ ص ۶۶۸، بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۶، ۲۲۵) (2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۷۰، اِحیاءُ العُلُوم ج ۱ ص ۱۹۳) (3) پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیاں سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً) (4) جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالَمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) (5) دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) (6) ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

www.dawateislami.net

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَرْدْگار
سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش، ص٦٣٥)

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ١٥١ ملخصًا
[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

www.dawateislami.net

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے

---

[1] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[3] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الترغیب والترهیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net